انوار شریعت
سنی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ــــ تا ــــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ———— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

باللہ العلی العظیم یہ نفیس وجلیل فائدہ ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئے گا۔ اور باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائیگا۔ کیف لا وانہ من زواھر جواھر افادات سیدنا الوالد العلام مقدام المحققین الاعلام مد ظلہ العالی الی یوم القیام فی کتابہ المستطاب البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ والحمد للہ رب العلمین۔

مُقدمہ ثانیہ

مانی ہوئی باتیں چار قسم کی ہوتی ہیں۔

اوّل: ضروریات دین جن کا منکر کافر ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضح الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کو گنجائش نہ تاویل کو راہ۔

دوم: ضروریات مذہب اہل سنّت وجماعت جن کا منکر گمراہ بدمذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ باحتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو۔

سوم: ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر خاطی وآثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت دلیل ظنی کافی جب کہ اسکا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح ومضمحل کر دے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواد اعظم وجمہور علماء سند وافی فان ید اللہ علی الجماعۃ۔

چہارم: ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف مخطی کہا جائے ان کے لئے ایسی دلیل ظنی بھی کافی جس نے جانب خلاف کے لئے بھی گنجائش رکھی ہو۔ ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو اس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بے وقوف ہے یا مکار فیلسوف۔

ع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد ، گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں حتیٰ کہ مرتبۂ اعلیٰ اعنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح ان کا ذکر آیات واحادیث میں نہیں۔ مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا قرآن وحدیث میں اللہ عزوجل کے علم واحاطۂ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان وامتناع کی بحث کہیں نہیں پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب والشہادہ ہے کوئی ذرہ اس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاش للہ ضرور کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی کے ہر جزئیہ کی تصریح قرآن وحدیث میں ضرور نہیں تو ان سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مرحلہ کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانیں گے۔ نری جہالت ہے یا صریح ضلالت۔ اسکی نظیر یوں سمجھا چاہیئے کہ کوئی کہے کہ فلاں شخص